السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ بنام دودو ایک عورت مسمات مکھن (جو کہ حاملہ تھی) کو بھگا کرلے گیا اوراس سے نکاح کیا اس کے بعد دودو میں سے تین بیٹے ننگر، جان اور بچایو اور ایک بیٹی مسمات بیگم پیدا ہوئے اس کے بعد دودو کے نکاح والی بیوی مسمات آمنت بنام مٹھو کے ساتھ بھاگ گئی، مسمات آمنت کے گھر ایک بچی پیدا ہوئی پھر مسمات آمنت کو دودو کچھ عرصے تقریبا15 سال کے بعد اپنے گھر لے آیا اس کے بعد دودو فوت ہو گیا جس نے وارث چھوڑے ایک بیوی مسمات آمنت اور ایک بھائی گیلو، اب ننگر والے کہتے ہیں کہ دودے کی وارثت کے مالک ہم ہیں۔ وضاحت کریں کہ دودے کی ملکیت کا حقیقی وارث کون ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ فوت ہونے والی کی ملکیت میں سے سب سے پہلے فوت ہونے والے کے کفن دفن کا خرچہ نکالا جائے۔ پھر اگر قرض ہے تو اسے ادا کیا جائے، پھر اگر وصیت کی ہو تو سارے مال کے تیسرے حصے تک سے ادا کی جائے۔ اس کے بعد باقی ملکیت منقول خواہ غیر منقول کو ایک روپیہ قرار دے کر اس طرح سے تقسیم ہوگی۔

فوت ہونے والا دودو ملکیت 1 روپیہ

وارث: بھائی گیلو 12 آنے، بیوی مسمات آمنت 4 آنے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ

باقی ننگر اور خان والے دودو کے وارث نہیں ہوسکتے اور مٹھو میں سے جو بچی پیدا ہوئی اس کو بھی کچھ نہیں ملے گا۔ کیونکہ جب یہ نکاح نہیں ہوا تو حصہ کیسے ملے گا۔

ہذا ہو عندي والعلم عند ربي

کل ملکیت 100

بیوی 1/4= 25

بھائی گیلو عصبہ 75

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 629

محدث فتویٰ